احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار ۔ ۵ ۔ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ ۔ یکم ۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۔ یکم ۔ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد کی صحت آجکل خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ دوستوں کی خدمت میں اس قیمتی وجود کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد کیلئے احباب کو مالی قربانی کی تحریک

صومالیہ کے قحط زدہ عوام اور کینیڈا کی نئی بیت الذکر کے لئے بھی عطیات دیں

تحریک جدید میں سال گذشتہ کی مالی قربانیوں کا تفصیلی تذکرہ

بیت الفضل لندن سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونیوالے خطبہ کا خلاصہ

ربوہ: ۳۰۔ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد کے لئے ایک نئی مالی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے احباب جماعت کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا جو خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے لندن سے ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صومالیہ کے قحط زدہ عوام کے لئے بھی مدد کی تحریک کی۔

بوسنیا کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یتیم تو ایک طرف بڑے بڑے بالغ مرد عورت بھی وہاں بڑی خراب حالت میں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس تحریک میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ دینے کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس سے قبل میرا یہ طریق تھا کہ میں جو تحریک کیا کرتا تھا اس میں اعلان کیا کرتا تھا کہ میں ذاتی طور پر اس میں کل جماعت کے چندے کا ایک فیصد ادا کروں گا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جماعت کو تحریک ہو۔ مگر پھر میں نے یہ سلسلہ ترک کر دیا کہ انسانی نفس کا کچھ پتہ نہیں کب بہک جائے، تاہم حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ اس اعلان نہ کرنے کا نقصان ہوا۔ کیونکہ میں بعض خاندانوں کو جانتا ہوں کہ وہ میرا اعلان سننے کے بعد کوشش کیا کرتے تھے کہ ان کا چندہ میرے چندے سے زائد ہو لیکن جب میں نے اعلان کرنا بند کر دیا تو ان لوگوں نے بھی اپنا معمول ترک کر دیا اس وجہ سے میں نے سوچا کہ دوبارہ ایسا اعلان کر دیا جائے، چنانچہ میں آج یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ بوسنیا اور صومالیہ کے لئے جماعت جو چندہ دے گی میں اس کا ایک فیصد ذاتی طور پر دوں گا۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کے شہر مسی ساگا میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے چندہ دینے کی بھی تحریک فرمائی۔ اور اپنی طرف سے ۱۲ ہزار ڈالر دینے کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ باہر کے ممالک میں سے جو صاحب حیثیت لوگ ہیں وہ بھی اس میں حصہ لیں۔

اس سے قبل خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے سال گذشتہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں پاکستان اوّل رہا ہے۔ جرمنی دوسرے نمبر پر ہے اور امریکہ تیسرے نمبر پر۔ فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے تحریک جدید کے اعداد و شمار کے مطابق سال گذشتہ میں اوسط چندہ دینے کے لحاظ سے جاپان سرفہرست ہے۔ جاپان نے اوسط چندہ کے مقابلہ میں غیر معمولی قربانی کی توفیق پائی ہے۔ اور باقی ساری دنیا کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسکی مثال یوں بیان فرمائی کہ امریکہ کا تحریک جدید کا اوسط چندہ ۶۰ پاؤنڈ ہے جبکہ جاپان کا اوسط چندہ تحریک جدید ۱۳۴ پاؤنڈ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ خدا کے فضل سے امیر ملکوں میں شامل ہے اور وہاں کے احمدی بھی صاحب حیثیت ہیں وہ چاہیں تو جاپان کو پیچھے چھوڑ جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ لیکن اس کا تعلق مالی توفیق سے اور دل کی توفیق سے ہے اور تجربہ یہ ہے کہ جب خدا کی راہ میں ایک دفعہ دل کھولا جاتا ہے تو ابتدائی قدم بڑے مشکل لگتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ یہ مشکل دور ہوتی جاتی اور استطاعت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ امریکہ میں مالی استطاعت موجود ہے مگر چندوں کے لحاظ سے نہیں ہے تاہم گذشتہ چند سال سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عمومی ترقی کی طرف قدم اٹھ رہا ہے۔ اللہ نے چاہا تو وہ اس میں مزید ترقی کی توفیق عطا کرتا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس دفعہ کینیڈا میں جو بیت الذکر تعمیر ہوئی تو اس کے افتتاح کی تقریب میں امریکہ سے اتنی بڑی تعداد میں احباب تشریف لائے جتنی امید نہیں تھی۔ ۱۷۰۰ سے زائد احمدی احباب امریکہ سے تشریف لائے حالانکہ کینیڈا امریکہ سے اتنا ہی دور ہے جتنا لندن سے امریکہ دور ہے۔ امریکہ سے آنے والے دوستوں نے بتایا کہ ان کو بیت الذکر کی تعمیر کی تقریب میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی لیکن ساتھ ہی شرمندگی بھی۔ بہت ہوئی کہ امریکہ کو اتنی بڑی جماعت ہونے کے باوجود ابھی تک بیت الذکر بنانے کی توفیق حاصل نہیں ہو سکی جبکہ کینیڈا کو حاصل ہو چکی ہے اور کینیڈا کی جماعت نے اس کے لئے بہت بڑی مالی قربانی بھی کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امریکہ کے احمدیوں نے جس شرمندگی کا اظہار کیا کہ اس سے مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا کہ ایک چور کو چوری کی عادت تھی وہ ایک دفعہ ایک ایسے گاؤں میں چوری کرنے چلا گیا جہاں اس کی لڑکی بیاہی ہوئی تھی۔ رات کا اندھیرے کا وقت تھا وہ مکان کی شناخت نہ کر سکا اور غلطی سے اپنی ہی لڑکی کے گھر چوری کرنے چلا گیا۔ گھر والوں نے پکڑ لیا پہلے تو رات کے اندھیرے میں اسے خوب مارا پھر خیال آیا کہ دیکھیں تو سہی یہ ہے کون؟ جب اسے روشنی میں لائے تو پتہ چلا کہ یہ تو اسی لڑکی کا باپ ہے۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا۔ وہ واپس اپنے گاؤں آیا اور اپنے لڑکوں کو یہ قصہ سنانے لگا اور آخر میں بتایا کہ پہلے تو اندھیرے میں انہوں نے مجھے خوب مارا لیکن جب مجھے روشنی میں لائے تو "آتے جائیں اور شرمندہ ہوتے جائیں! آتے جائیں اور شرمندہ ہوتے جائیں!!

حضور ایدہ اللہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ سارا واقعہ تو امریکہ کی صورت حال پر چسپاں نہیں ہوتا۔ تاہم یہ شرمندگی خدا کی خاطر ہے اور اللہ نے چاہا تو اس وجہ سے نیک پھل لائے گی اور امریکہ کو نہ صرف ایک بلکہ کئی بیوت الذکر کے قیام کی توفیق ملے گی۔

تحریک جدید کے فی کس چندہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ امریکہ کے بعد جرمنی

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم ۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش یکم ۔ نومبر ۱۹۹۲ء

بھوک مٹائیں

ہم نے حضرت امام جماعت ۔ الثالث ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے ۔ کی آواز سُنی "کوئی بھوکا نہ رہے" تو فوراً ہماری آنکھوں کے سامنے ایک فلم سی چلنے لگی ۔ اور اس فلم میں وہ لوگ تھے ۔ بچے ۔ عورتیں ۔ مرد ۔ جو بھوک سے نڈھال تھے ۔ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے ۔ بھوک کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ۔ اور یہ لوگ صومالیہ کے بھی تھے اور حبشہ کے بھی ۔ اور ان کے علاوہ بہت سے دوسرے علاقوں کے بھی ۔ ان سب کی حالت ایک جیسی تھی ۔ سب بھوک سے نڈھال تھے ۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان میں سینکڑوں لوگ بھوک ہی کے باعث ہلاک ہو رہے ہیں ۔ امداد پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے تو راستے میں مہذب لٹیرے بندوق کی نالی کے زور سے چھین لیتے ہیں ۔ اور بھوکوں کو بھوکا رہنے پر مجبور کر دیتے ہیں ۔

لیکن ان لوگوں کے علاوہ بھی کچھ لوگ بھوکے ہیں ۔ وہ اچھے بھلے معاشرہ میں بھوک کی زندگی گذار رہے ہیں ۔ ان کے ارد گرد خوراک کی بھرمار ہے ۔ لوگ کھاتے بھی ہیں اور اس کا کچھ حصہ پھینک بھی دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ لوگ بھوکے ہیں ۔ خود بھی بھوکے ہیں ۔ ان کے بچے بھی بھوکے ہیں ۔ کبھی کھانے کو ملتا ہے اور کبھی کھانے کو نہیں ملتا ۔ نہیں ملتا تو بھوکے سو رہتے ہیں ۔ اگرچہ بھوک سے نیند بھی تو نہیں آتی ۔ یہ صومالیہ اور حبشہ کے بھوکے نہیں ہیں جہاں خوراک میسر ہی نہیں ہے ۔ یہ کھاتے پیتے معاشرہ کے بھوکے ہیں ۔ جہاں خوراک ہے اور وافر موجود ہے ۔ لیکن ان کا حصہ بہت کم ہے ۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کو خوراک دینے میں کوئی مزاحمت نہیں کرتا ۔ جن کو اگر خوراک دی جائے تو کوئی بندوق کی نالی کے زور سے چھین نہیں سکتا ۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہماری اور آپ کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہیں ۔ جن کے متعلق ہمارا یہ عہد ہونا چاہیئے کہ ان میں کوئی بھوکا نہیں سوئے گا ۔ ہم کھاتے ہیں تو وہ بھی کھائیں گے ۔ نہ ہمارے بچے بھوکے رہتے ہیں ۔ نہ ان کے بچے بھوکے رہنے دئے جائیں گے ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی طرف حضرت امام جماعت نے توجہ دلائی تھی ۔

کیا ہم اور آپ ۔ اور ہم سب ۔ اس بات کا خیال رکھتے ہیں ۔ کہ ہمارا ہمسایہ کس حال میں ہے ۔ کیا ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں ۔ کر سکتے ہیں تو کیا کرتے بھی ہیں ؟

چین سے بیٹھنے نہیں دیتی
ہر فسادی کو آرزوئے فساد
یُوں تو دعویٰ قیامِ امن کا ہے
لیکن اس امن کی ہے کیا بنیاد

ابوالاقبال

آ ! صدر نشیں ہو محفل کا پہلے کی طرح
آ ! دل والوں کو پاس بٹھا پہلے کی طرح

آ ! اندھیروں نے گھر گھر ڈیرے ڈالے ہیں
آ ! آنگن آنگن دیپ جلا پہلے کی طرح

آ ! پھر رونق افروز ہو ہجر قبیلے میں
آ ! پھر کوئی وصل کا گیت سُنا پہلے کی طرح

آ ! فقروں کی خیرات عطا کر محفل کو
آ ! لفظوں کی توقیر بڑھا پہلے کی طرح

آ ! درویشوں میں بانٹ ہنسی کے ٹکڑے پھر
آ ! بے چاروں کی بھوک مٹا پہلے کی طرح

آ ! تیرے بعد گلے سے ملنا بھول گیا
آ ! پھر قدسی کو گلے لگا پہلے کی طرح

عبدالکریم قدسی

لباس میں سادگی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے تحریکِ جدید کے آغاز میں ہی اس طرف توجہ دلائی ۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ امیروں میں ایک بیّن فرق ہے ۔ امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے کہیں میلا نہ ہو جائے اور اس طرح غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں ۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں اس پر دھبہ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے ۔ تو اس نے ہرگز تحریکِ جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا ۔ اس کے مقابل میں اس شخص کو میں زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں اور وہ اُن کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت اور عزت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے ۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کا محرک ہو جائے ۔ سخت ناپسند اور فتنے پیدا کرنے والا ہے خواہ اس کے پاس ایک جوڑا ہو یا دو ہوں ۔ پس یہ ہدایت بھی کوئی وقتی ہدایت نہیں بلکہ مستقل ہدایت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسانوں میں سے تفرقہ دُور ہو جاتا ہے ۔"

(خطبہ ۴ ؍ فروری ۱۹۳۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی / لجنہ اماء اللہ - ۵ - فروری ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

چوتھا علم - علم اسلامی میں فقہ کا علم ہے - اس کے بھی کئی حصے ہیں - ایک تو خود فقہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وضو اس طرح کرنا چاہیئے - نماز اس طرح پڑھنی چاہیئے - اس طرح زکوٰۃ، روزہ، نکاح، حج اور دوسرے مسائل لین دین - ورثہ وغیرہ کے متعلق حدیث میں بھی مسائل آتے ہیں مگر متفرق طور پر فقہ میں تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کر کے بتا دیا ہے -

فقہ کے علم کے ماتحت بھی کئی علم ہیں ان میں سے ایک اصولِ فقہ ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ فقہ کیوں کر بنائی جاتی ہے یعنی کن کن طریقوں پر اس کی بنیاد رکھی جاتی ہے - پھر آگے اس میں اختلاف ہوگا - کوئی کہے گا یہ بات قرآن کریم کے مطابق ہو - ایسا ہی کوئی کہے گا کہ قیاس اور عقل کو بھی دخل ہوگا -

پھر صرف و نحو کا دخل ہوگا - اس کے لحاظ سے یہ معنے ہوں گے - پھر اس سے بھی اختلاف ہوگا - غرض اصول فقہا میں یہ بحث ہوگی کہ کس طرح مسائل نکالے جائیں - فقہا کے موٹے موٹے فرقے یہ ہیں - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی -

حنفی زیادہ زور قرآن مجید سے اجتہاد کر کے مسائل کے ماننے پر زور دیتے ہیں اور کہتے ہیں جو عقل سے ثابت ہوں وہ مانیں گے اور حدیث پر زور نہیں دیتے - یہ مسئلہ ان کو بھول جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فہم سب سے برتر ہے - یہ حالت اب ان لوگوں کی ہے ورنہ پہلے لوگوں کا عمل قرآن مجید اور احادیث ہی پر تھا امام ابوحنیفہ اولیاء اللہ میں سے تھے -

شافعی عقل کی طرف زیادہ جاتے ہیں مالکی بھی عقل پر زور دیتے ہیں مگر حدیث پر بھی شافعی مذہب سے زیادہ زور دیتے ہیں - امام مالک کی مؤطا بہت معتبر کتاب ہے -

امام حنبل سب سے زیادہ زور حدیث پر دیتے ہیں -

پانچواں فرقہ اہلِ حدیث کا ہے وہ بالکل حدیث پر چلتے ہیں اور عقل کو نہیں مانتے - وہ کمزور حدیث کو بھی مقدم کر لیتے ہیں حالانکہ ضرورت تو یہ ہے کہ قرآن کریم سے ثابت شدہ ہو یعنی قرآن مجید کے خلاف نہ ہو اور عقل بھی اس کو ردّ نہ کرے -

پھر فقہ سے تعلق رکھنے والا تیسرا علم فتاویٰ سے تعلق رکھتا ہے علماء نے مسائل ضروریہ کے متعلق جو فتاویٰ دئیے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے

پانچواں علم - اسرارِ شریعت کا ہے اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ نماز کیوں پڑھی جاتی ہے - روزہ کیوں رکھا جاتا ہے - غرض احکامِ شریعت کے وجوہ بیان کرنا اسرارِ شریعت ہے - اس میں یہ بھی داخل ہے کہ کسی حد تک اسرارِ شریعت معلوم ہو سکتے ہیں اور کس حد تک بیان کر سکتے ہیں -

چھٹا علم - اصول شریعت ہے یعنی شریعت کی کیا کیا بنیاد ہے مثلاً خدا تعالیٰ کی وحی سے نازل شدہ علوم ہوتے ہیں - یا وہ اصول جو رسول کی معرفت بتائے جاتے ہیں کس حد تک ان کے بیان کی ضرورت ہوتی ہے اور کس حد تک اجازت ہوتی ہے - یہ تفصیل ہوگی - یعنی شریعت کے اصولوں کے بیان کرنے میں کس تک رسول کے اختیار میں ہے اور کس حد تک اس کو دوسرے لوگوں پر رکھا گیا ہے -

ساتواں علم - اختلاف المذاہب کا ہے - اس علم کے ذریعہ معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جو اختلافات ہیں وہ کس قسم کے ہیں -

عقائد کے لحاظ سے مسلمانوں میں جو فرقے ہیں اُن میں ایک دوسرے کے عقائد کے لحاظ سے کیا اختلاف ہے مثلاً ایک سُنّی کہلاتے ہیں جن میں حنفی - مالکی - حنبلی - شافعی سب داخل ہیں - دوسرے شیعہ ہیں -

سُنیوں اور شیعوں کا بڑا اختلاف مسئلہ خلافت کے متعلق ہے - مسئلہ خلافت کے متعلق پھر بحث ہوگی کہ خلافت ہے یا نہیں - ہے تو کس حد تک ماننا ضروری ہے اور پھر خلافت انتخاب سے ہوگی یا اولاد سے؟

دوسرا مسئلہ اختلاف کا یہ ہے کہ قرآن مجید کی وحی لفظوں میں ہے یا یہ خیالات اور اس کا مضمون وحی ہوا؟ اسی ضمن میں خدا تعالیٰ کی صفات پر بحث ہے کہ کیا خدا کلام کر سکتا ہے یا اس کا بولنا اور سننا اور ہے؟

تیسرا اختلاف اس بات پر ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کے مقابلہ میں رسول کا بھی کوئی حق ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ اصول ہیں جو خلفاء کے ماننے والے لوگوں میں اور جو خلفاء کے متعلق اختلاف کرتے ہیں قابلِ غور ہیں -

دوسرا فرقہ خارجیوں کا ہے - ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد کوئی خلافت نہیں - وہ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ چاہیئے تھی اور یہ بھی ان کا خیال ہے کہ گناہ کے بعد ضرور جہنم میں جانا ہوگا - شفاعت نہ ہوگی - اُن کے فرقہ کی اصل بنیاد یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نعوذ باللہ غلطی کی جو خلیفہ مقرر کیا - خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وقت میں ہوئے ہیں -

تیسرا فرقہ معتزلی ہے - عمر بن عمیر نے بنایا اُن کا خیال ہے کہ عقل خدا نے دی ہے اس سے کام لیا جائے - یہ لوگ صفات تقدیر اور کلام کے منکر ہیں -

چوتھا فرقہ شیعہ کا ہے - ان کا عقیدہ یہ تھا کہ امت میں ایک شخص ہو جو امام ہو - اور یہ آپؐ کی اولاد کا حق تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علیؓ اور پھر حضرت علیؓ کی اولاد کا حق ہے - یہ فرقہ خصوصیت سے خلفاء کا دشمن ہے اور نعوذ باللہ اُن کو ٹھگ قرار دیتا ہے -

پانچواں فرقہ نیچری ہے - ان کا طریق یہ ہے کہ یورپ کے علوم کے ماتحت اسلام کو کرنا چاہتے ہیں - یہ بڑی غلطی ہے کہ بندے کے علم کے موافق خدا کا کلام ہو - نیچریوں کا بظاہر عقیدہ تو یہ ہے کہ خدا کا کلام خدا کے فعل سے الگ نہ ہو مگر جب تطبیق کرنے لگتے ہیں تو خدا کے کلام کی بجائے انسان کے کلام سے کرتے ہیں - یہ فرقہ معتزلہ سے ملتا ہے

چھٹا فرقہ اہلِ قرآن کا ہے - یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کا کام صرف ڈاکیے کا کام ہے اس کی کیا حقیقت - اس لئے وہ حدیث کو ردّ کر دیتے ہیں اور ہر بات قرآن کریم سے نکالتے ہیں اور اس وجہ سے کوئی نماز کی دو رکعت نکالتا ہے کوئی تین -

یہ موٹی موٹی باتیں فرقوں کے متعلق بیان کی ہیں اور اس میں اس بارہ میں بحث نہیں کروں گا کہ ہر فرقہ کے دلائل کس حد تک غلط ہیں یا صحیح ہیں -

اپنے بچوں کو الفضل پڑھنے کی عادت ڈالیں

انسانی حقوق کا عالمی منشور

دفعہ ۱: تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔

دفعہ ۲: ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قومیت، معاشرے، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

اس کے علاوہ کسی بھی شخص کے ساتھ اس کے علاقے یا ملک سے، سیاسی، عملی یا بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا اقتدار اعلیٰ کے لحاظ سے کسی اور بندش کا پابند ہو۔

دفعہ ۳: ہر شخص کو اپنی زندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔

دفعہ ۴: کوئی شخص، غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی، چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو ممنوع ہوگی۔

دفعہ ۵: کسی شخص کو جسمانی اذیت یا ظالمانہ، انسانیت سوز، یا ذلت آمیز سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ ۶: ہر شخص کا حق ہے کہ ہر جگہ اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔

دفعہ ۷: قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں۔

اس اعلان کی خلاف ورزی میں جو بھی تفریق کی جائے یا جس تفریق کی بھی ترغیب دی جائے۔ اس سے بچاؤ کے سب برابر کے حقدار ہیں۔

دفعہ ۸: ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو دستور یا قانون میں دیئے ہوئے بنیادی حقوق کی نفی کرتے ہوں۔ بااختیار قومی عدالتوں سے مؤثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا حق ہے۔

دفعہ ۹: کسی شخص کو من مانی طور پر گرفتار، نظر بند، یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰: ہر شخص کو یکساں طور

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات — نون سین

جولان پہاڑیاں

پہلے تو اسرائیل کا تقاضہ تھا کہ شام کو امن معاہدے کے لئے وہ جولان پہاڑیوں کا صرف ایک حصہ واپس کرے گا اور وہ اس بات پر اصرار کرتا تھا کہ جتنا حصہ پیش کیا گیا ہے اس سے زیادہ کسی صورت نہیں دیا جا سکتا۔ شام کو یہ بات کسی طرح بھی منظور نہ تھی وہ چاہتا تھا کہ امن کے بدلے میں سارا علاقہ جو اسرائیل کے پاس ہے اور جو جولان پہاڑیاں کہلاتا ہے واپس کیا جائے تو مزید گفت و شنید ہو گی۔ یہ بات اسرائیل کو منظور نہیں تھی۔ لیکن اب ساتویں دور کے لئے اسرائیل نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ساری جولان پہاڑیاں واپس کر دے۔ تاکہ شام کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا جا سکے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کے نئے وزیر اعظم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح عرب ممالک سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگرچہ یہ جھگڑا بہت طویل ہونے کے باعث ختم ہوتے بھی خاصا وقت لے گا۔ دونوں طرف جذبات کی شدت نے ایک عرصہ تک معاملات کو جس نہج پر پہنچائے رکھا ہے۔ یہاں سے واپسی آسان نہیں لیکن اگر طرفین آہستہ آہستہ ایک دوسرے کی بات ماننے لگیں تو یقیناً مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی مستحکم صورت نکل آئے گی۔ اب اسرائیل جو کچھ پیش کر رہا ہے اس کے متعلق اسرائیلی سیاست دانوں اور تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ وہ بہت اچھی پیشکش ہے اور اگر شام نے اسے قبول کر لیا تو مشرق وسطیٰ کے امن کے قیام کے سلسلہ میں جو ساتواں اجلاس واشنگٹن میں ہو رہا ہے۔ اس میں خاصی پیش رفت ہو سکے گی۔ اور اسرائیل اور شام ایک دوسرے سے خاصے قریب آ جائیں گے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں۔ مصر نے تو پہلے ہی اسرائیل سے کیمپ ڈیوڈ کے ذریعے معاہدہ کر رکھا ہے اور ان دونوں ممالک کے آپس کے تعلقات خاصے بہتر ہیں۔ مصر نے بھی جولان پہاڑیوں کے سلسلے میں یہی کہا ہے اور ہو سکتا ہے اسرائیل کا فیصلہ مصر ہی کے دباؤ کے تحت کیا گیا ہو۔ کہ یہ پہاڑیاں مکمل طور پر شام کو واپس ملنی چاہئیں۔ ان کا صرف ایک حصہ واپس کرنے پر شام کے ساتھ امن کے معاہدے کی امید رکھنا محال ہے۔

شناختی کارڈ / وزیر مذہبی امور

وفاقی وزیر امور مذہبی نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج ایک ایسا فیصلہ ہے جسے تبدیل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس فیصلے کو تبدیل کیا جائے وہ پاکستان کو ختم (UNDO) کرنا چاہتے ہیں وزیر موصوف نے ایک انگریزی اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے بدھ کے روز بتایا کہ اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ اس فیصلے کو واپس لینے کی تجویز پیش کی گئی ہے اور ساری پریس رپورٹس جن میں اس فیصلے کو واپس لینے کا ذکر ہے۔ بغیر کسی بنیاد کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مطالبہ کرنے والے پاکستانی نظریہ کے مخالف ہیں وہ پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

مزید وزیر موصوف نے کہا کہ اس خانے کا اضافہ دستوری ضروریات میں سے ہے انہوں نے کہا کہ دستور واضح طور پر یہ بیان کرتا ہے کہ اسلام پاکستان کا مذہب ہوگا۔ سربراہ مملکت مسلمان ہوگا۔ اور مسلمان کی ایک مکمل تعریف اس میں شامل کی جا چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دستور کے مطابق پاکستان میں الگ الگ انتخابات ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کو کسی طرح بھی پورا نہیں کیا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہو۔ وزیر موصوف نے مخالفت کرنے والوں سے کہا کہ انہیں اپنی مخالفت کو ختم کر دینا چاہئے کیونکہ یہ فیصلہ ملک کے انتہائی قومی مفاد میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ قربانیاں کی ہیں اور اب انہیں اپنے فرائض سے مذہب کے ذریعے سبکدوش ہونا ہے۔ ہندو۔ سکھ۔ قادیانی (یعنی احمدی۔ ادارہ) اور دوسری اقلیتوں نے اس سلسلے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا (جہاں تک احمدیوں کے کردار کا تعلق ہے وہ واضح ہے کہ انہوں نے ہر طرح پاکستان کے قیام میں ہر ممکن مدد کی۔ ادارہ) وزیر موصوف نے کہا کہ ان لوگوں نے کوئی قربانیاں نہیں دیں۔ اسی لئے وہ اس فیصلے کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر پاسپورٹ میں مذہب کا کالم رکھا جا سکتا ہے تو شناختی کارڈ میں کیوں نہیں۔ انہوں نے اس تاثر کی تردید کی کہ شناختی کارڈ سے قوم بٹ جائے گی۔ یا یہ کہ یہ خانہ فرقہ واریت کے فروغ کا باعث ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے بتایا کہ نفاذِ شریعت کمیٹی کا اجلاس نومبر کے پہلے ہفتے میں ہونے والا ہے جہاں اسلامائیزیشن کا پروگرام بنایا جائے گا۔ اس موقعہ کے لئے ججوں کو قانون کے ماہرین کو اور دیگر متعلقہ افراد کو وفاقی دارالحکومت میں جمع ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ وزیر موصوف کے مطابق یہ کمیٹی ایک مکمل پروگرام طے کرے گی جس کے ذریعے ملک میں زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی سسٹم کا نفاذ کیا جائے گا۔ اس کمیٹی کے فیصلے وزیر اعظم کو پیش کئے جائیں گے تاکہ وہ اس پر مزید کارروائی کریں۔

شمسی اور ہوائی توانائی

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد خان جمالی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دور دراز کے علاقوں تک پانی پہنچانے کے لئے ہمیں شمسی اور ہوائی توانائی کے استعمال کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ آپ ایک سکیم جس کا تعلق شمسی توانائی اور ہوائی توانائی سے ہے کے ایک پروگرام کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ چونکہ بجلی کی توانائی ان علاقوں میں مفقود ہے اس لئے زمین کے نیچے کا پانی حاصل کرنے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہم شمسی اور ہوائی توانائی کا استعمال کریں تو یقیناً ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے اور اس طرح پینے کا پانی آسانی سے میسر آ سکتا ہے۔ ان کے ایک ابتدائی پروگرام میں انہیں بتایا گیا کہ عنقریب پچاس ایسی سکیمیں تیار کر لی گئی ہیں جن کے ذریعہ شمسی اور ہوائی توانائی حاصل کی جا سکے گی۔

جہاز کا حادثہ

کھٹمنڈو کے قریب پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی ایک ایئر بس جو حادثے کا شکار ہو گئی تھی۔ اس کے متعلق جو پینل تحقیقات کر رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اب تک جو معلومات حاصل ہو سکی ہیں ان کے مطابق کہا جا سکتا ہے کہ پائلٹ کو اس بلندی کا صحیح طور پر اندازہ نہیں ہوا جس پر وہ نیچے اترتے ہوئے جہاز اڑا رہا تھا۔ یہ بلندی درحقیقت ۱۰۵۰۰ فٹ تھی جبکہ اس نے سمجھا کہ یہ ۱۱۵۰۰ فٹ ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب جہاز کھٹمنڈو ایئرپورٹ سے ۱۶ ناٹیکل میل دور تھا۔ یہ ایسا علاقہ ہے جو ایک پیالہ کی طرح ہے اور جس کے ارد گرد گھنی پہاڑیاں ہیں۔ یہاں کوئی راڈار نہیں ہے اور صرف ایک ریڈیو بیکن کے ذریعے جہازوں کی راہنمائی کی جاتی ہے۔ یہ پی۔ آئی۔ اے ایئر بس A300 ایک ۷۲۰۰ فٹ پہاڑی پر گری جبکہ ایئرپورٹ سے یہ صرف ۸ ناٹیکل میل دور تھی اور یہ ۱۵۰۰ فٹ اس اونچائی سے کم تھی جو ہونی چاہیئے تھی۔ اگرچہ اس کی وجہ تو پینل نے نہیں بتائی۔ مگر امید ہے کہ مزید تحقیقات کے بعد یہ بات بھی کھل کر سامنے آ جائے گی لیکن اس دس رکنی پینل نے یہ کوشش کی ہے کہ جہاز کے حادثے کی کسی ٹیکنیکل وجہ کا پتہ چلایا جا سکے۔ یا یہ کہ پائلٹ کی اس میں ذاتی طور پر کوئی غلطی تھی۔ یہ حادثہ ایسے وقت میں رونما ہوا جبکہ موسم خراب تھا۔ اسی طرح کا ایک حادثہ تھائی ایئر بس A310-300 کو بھی اسی مقام پر پیش آیا تھا۔ یہ دوسرا جہاز ہمالیہ کی پہاڑیوں میں ۱۱۵۰۰ فٹ کی بلندی تک کھٹمنڈو کے شمال میں اڑتا ہوا تباہ ہوا تھا۔ اس میں ۱۱۳ افراد تھے جو سب کے سب آگ کے ایک بہت بڑے غبارے میں جل کر خاک ہو گئے تھے۔

مصر / فرقہ وارانہ فسادات

مصر کی وزارت داخلہ نے بتایا ہے کہ مسلمانوں نے چار عیسائیوں کو ہلاک کر دیا۔ عیسائیوں کی دکانوں پر حملے کئے اور ایک گرجا کو آگ لگا دی۔ سب کچھ ٹیما میں ہوا جو قاہرہ سے جنوب کی طرف ۲۶۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ وزارت داخلہ نے متنبہ کیا کہ حفاظتی فوجیں پوری طرح سے ایکشن میں آ جائیں گی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور مذہبی کشیدگی کو روکنے کی کوشش کریں گی۔ یہ وہ موقعہ ہے کہ مصر اپنی تاریخ کے سب سے شدید زلزلے سے نمٹ رہا ہے کہا جاتا ہے کہ مصر کے اوپر کے حصے میں کچھ عرصہ سے کشیدگی جاری تھی۔ وہاں مسلمانوں نے ۱۳ عیسائیوں کو مئی کے مہینے میں اس لئے قتل کر دیا تھا کہ ان کے ایک لیڈر مارے گئے تھے۔ اس وقت سے لے کر اب تک لوگوں کا فوج کے ساتھ کئی دفعہ تصادم ہو چکا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا اور یہ انہوں نے ایک ایسے بیان میں کہا جو اخباری نمائندوں کو دیا گیا کہ تیمائیں تشدد کا مظاہرہ اس لئے ہوا کہ ایک مسلمان جو عیسائیوں سے لڑ پڑا تھا۔ اور مارا گیا تھا کا جنازہ قبرستان لے جایا جا رہا تھا۔ اس وفات یافتہ کے کئی رشتہ دار اور وہاں کے رہنے والے دیگر لوگ عیسائی شہریوں پر پل پڑے اور ان کی جائدادیں بھی تباہ کیں اور ان میں سے چار آدمیوں کو موت کے گھاٹ بھی اتارا۔

حقوق محفوظ ہیں

کسی کتاب کی طباعت و اشاعت کے حقوق کسی کے پاس محفوظ ہوں۔ تو یہ نہایت بداخلاقی کا مظاہرہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا شخص بغیر اس کی اجازت کے وہ کتاب چھاپ کر بازار میں لے آئے اور اس کی فروخت سے فائدہ اٹھانے لگے۔ اس کے ایسا کرنے کے خلاف ایک قانون بھی ہے۔ جس کے ذریعے خاصی سزا دلوائی جا سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ دنوں مکتبہ دانیال جس کا تعلق پاکستان پبلشنگ ہاؤس سے ہے نے مشتاق یوسفی کی دو کتابیں خاکم بدہن اور زرگذشت جو اس نے شائع کی ہوئی تھیں ایک اور پبلشر نے ۲۲۰۰ کی تعداد میں لے کر نذر آتش کیں۔ ہوا یوں کہ جب مکتبہ دانیال کو پتہ چلا کہ کسی اور شخص نے اس کی یہ دو کتابیں چھاپ کر فروخت کرنا شروع کر دی ہیں تو مکتبہ نے اردو بازار کے تاجروں سے رابطہ قائم کیا جنہیں اس بات پر سخت غصہ آیا اور انہوں نے ان کتابوں کے چوری چھپے چھاپنے والوں سے کہا کہ یا تو وہ کتابیں واپس کریں یا مقدمے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس شخص نے یہ دونوں کتابیں گیارہ سو کی تعداد میں چھپوائی تھیں۔ چنانچہ بائیس سو کتابیں مکتبہ دانیال کے حوالے کر دیں۔ اور مکتبہ دانیال نے فیصلہ کیا کہ وہ ان کے خلاف اب کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ ۲۲۰۰ کتابیں مکتبہ دانیال خود فروخت کر لیتا۔ لیکن اس نے ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ان ۲۲۰۰ کتب کو نذر آتش کر کے تلف کر دیا۔ اس کے لئے ایسا کرنا یعنی ان کتابوں کا حاصل کرنا اسی صورت میں ممکن ہوا کہ اردو بازار کے تاجروں نے بیچ میں پڑ کر چوری چھپے شائع کرنے والے پبلشر پر دباؤ ڈالا اور اس نے کتابیں واپس کر دیں۔ مکتبہ دانیال نے ان سے یہ وعدہ کیا اور وہ اپنے اس وعدے پر قائم رہے کہ اس معاملے کو عدالت میں نہیں لے جائیں گے۔

جناح پور کا نقشہ

کچھ دنوں سے جناح پور کے متعلق بہت کچھ سنا جا رہا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ نقشہ اس ریاست کا ہے جو مہاجر قومی تحریک اپنے لئے بنانا چاہتی تھی۔ کوئی کسی کے سر اس نقشے کا الزام تھوپتا ہے اور کوئی کسی کے سر۔ گذشتہ دنوں مہاجر قومی تحریک کے چیف الطاف حسین نے کہا تھا کہ اس نقشے کے متعلق عدالتی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ اب یہ بات کہ یہ نقشہ اصلی ہے یا نقلی قومی اسمبلی میں زیر بحث آئی۔ حزب اختلاف نے کہا کہ یہ جناح پور کی تخلیق کے لئے ایک سازش ہے جب کہ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ یہ حزب اختلاف کی ہی ذہنی تخلیق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے متعلق عدالتی کارروائی کروانے سے پہلے حزب اختلاف کی چیئرپرسن کو یہ ثبوت پیش کرنا چاہیئے کہ ان کا دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ ثبوت مل جائے تو ہم جناح پور کے نقشے کے متعلق عدالتی کمیشن قائم کرنے کے لئے تیار ہیں اس سے قبل حزب اختلاف کی لیڈر نے ۲۵ منٹ کی تقریر کی اور جناح پور کے متعلق اپنی طرف سے پوری وضاحت پیش کی آپ نے کہا کہ چونکہ حکومت ایم کیو ایم کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتی ہے۔ یہ جناح پور کے سلسلے میں تحقیقات کروانے کے لئے تیار نہیں۔ بتایا گیا ہے کہ وزیر داخلہ نے حزب اختلاف کے تمام نکات کے جواب تو نہیں دیئے۔ لیکن ان کی پارٹی کے خلاف الزام ضرور لگاتے رہے۔ یہ بات سابق وزیر قانون سید افتخار حسین گیلانی نے اسمبلی میں پیش کی تھی کہ وہ عدالتی کمیشن مقرر کرے۔

ہم کس طرح کسی کمیشن کو مقرر کر سکتے ہیں۔ جبکہ اس الزام کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔ آپ پہلے اس کے متعلق کچھ حقائق ہمارے سامنے رکھیں پھر اس کے بعد معاملہ عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جناح پور کے معاملے کو یکسر دفن کر دینا چاہیئے یہ باتیں وزیر داخلہ نے کہیں۔

دو پاکستانیوں کی نعشیں

گذشتہ روز حقوق انسانی کے سلسلے میں کام کرنے والی تنظیم انصار برنی نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بتایا کہ انتخاب ضیاء جو بھارت میں فوجیوں کے ہاتھوں جاں بحق ہو گیا تھا۔ اس کی نعش کو پاکستان لانے کی طرف خصوصی توجہ دلانے کے لئے اس کے رشتہ دار ہندوستان بھارتی ایئرلائنز آفس کے سامنے چوبیس گھنٹے کی علامتی بھوک ہڑتال کریں گے۔ وہاں تقریباً ۲۶ افراد ہوں گے جو رشتہ داروں کے علاوہ ہیں اور مطالبہ یہ کیا جائے گا۔ کہ انتخاب کی نعش کو پاکستان بھیجا جائے۔ بھارتی حکومت پر یہ بھی تنقید کی گئی ہے کہ ایک طرف وہ یہ کہتی ہے کہ اس نے دو پاکستانیوں کو آج سے چند ماہ پہلے گرفتار کیا تھا۔ اور دوسری طرف یہ کہتی کہ یہ پاکستانی جالندھر میں فوج کے ہاتھوں اس وقت مارے گئے جب فوج دہشت گردی کرنے والوں کا مقابلہ کر رہی تھی۔ بھارتی حکومت اور بھارتی چیف جسٹس سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ دونوں پاکستانیوں کی نعشیں جلد از جلد پاکستان ان کے رشتہ داروں کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ ان نعشوں کو صحیح طریق پر دفن کر سکیں۔ بھارتی حکومت سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اس معاملے کو انسانی حقوق کے واسطے سے حل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ۲۴۔ تاریخ تک نعشیں واپس نہ کی گئیں تو ہندوستانی ہائی کمیشن اسلام آباد کے سامنے اس کے دو تین روز بعد مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس دوران خاکسار مزدور فیڈریشن یونین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ریگل چوک میں مظاہرہ کریں گے۔ تاکہ بھارتی حکومت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ ان دو افراد کی نعشیں پاکستان بھجوائیں۔

نتیجہ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی اطفال و ناصرات ۱۹۹۲ء

○ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان شعبہ اشاعت کی طرف سے امسال جو مقابلہ مضمون نویسی کروایا گیا اس کا نتیجہ پیش خدمت ہے۔ واضح رہے کہ امسال مرکز میں اطفال و ناصرات کی طرف سے کل ۲۷۰ مضامین موصول ہوئے۔

۱۔ اول:۔ شمائلہ شریف بنت محمد شریف صاحب دارالفضل نمبر ۱ ربوہ

۲۔ دوم:۔ مبارکہ بشریٰ بنت میر عبداللہ خانصاحب دارالفضل نمبر ۱ ربوہ

۳۔ سوم:۔ مظفر احمد ولد منور احمد صاحب صابر وحدت کالونی۔ لاہور

۴۔ چہارم:۔ (۱) فائزہ نگہت بنت نذیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی نمبر ۲ ربوہ

(۲) بابر احمد ڈرگ کالونی کراچی۔

۵۔ پنجم:۔ رضوان احمد ہاشم دارالذکر فیصل آباد

۶۔ ششم:۔ نعیم احمد ولد شیخ سلیم احمد صاحب دارالذکر فیصل آباد

۷۔ ہفتم:۔ امۃ الحیٔ بنت محمد اشرف اسحٰق صاحب دارالصدر جنوبی نمبر ۱ ربوہ

۸۔ ہشتم: عائشہ صدیقہ بنت محمود علی صاحب دارالعلوم غربی نمبر ۲۔ ربوہ

۹۔ نہم:۔ طاہر محمود وحدت کالونی لاہور

۱۰۔ دہم:۔ مشتاق احمد شاہد ولد چوہدری محمد اقبال صاحب۔ ۲۷۵۔ ر۔ب کرتار پور ضلع فیصل آباد

اول دوم اور سوم آنے والوں کو علی الترتیب ۳۰۰/- روپے ۲۵۰/- روپے اور ۲۰۰/- روپے نقد اور سندات امتیازیہ ارسال کی جا رہی ہیں۔ جبکہ پہلی بیس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو صدر مجلس کے دستخطوں سے سندات امتیاز بھجوائی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز تمام اطفال و ناصرات کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب لکھتے ہیں:

آج کل ٹیلیفون کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے اور نہ صرف یہ کہ اپنے قصبہ یا شہر میں بلکہ دوسرے شہروں اور دوسرے ملکوں سے رابطہ کے لئے ڈائریکٹ ڈائیلنگ کی سہولت بھی میسر ہے۔ جہاں اسکے فوائد بہت سے ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں۔ بجائے خط لکھنے کے اب زیادہ تر فون کرنے کو ترجیح دی جاتی ہے جس پر خاصا خرچ آتا ہے۔ غور کیا جائے تو کئی ٹیلی فون کالز سے بچا جا سکتا ہے جس سے خاصی رقم کی بچت ہو گی جو کہ اور بیسیوں مفید کاموں پر صرف کی جا سکے گی۔ پھر یہ کہ فالتو باتیں کافی وقت لے جاتی ہیں۔ جب بھی کوئی فون کرنا ضروری ہو تو جو بات کرنی ہے اسے پہلے مختصر الفاظ میں لکھ لینا بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح کم سے کم وقت میں بہت سی باتیں کی جا سکتی ہیں۔ جتنا وقت کم خرچ ہو گا۔ اتنی ہی کال پر لاگت کم آئیگی۔ بعض اوقات کسی کو تلاش کرنے میں لوگ کافی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ مثلاً آپ نے فون کیا کہ فلاں صاحب ہیں؟ آگے سے جواب ملا کہ صاحب میز (یا گھر) پر نہیں اس پر اکثر یہ کہہ کر بات ختم کر دی جاتی ہے کہ "میں دوبارہ فون کروں گا" اور نہ اپنا نام بتایا جاتا ہے نہ کام۔ اسطرح ممکن ہے آپ کو کئی بار فون کرنا پڑے تب جا کر مطلوبہ شخص سے بات ہو سکے۔ بہتر یہ ہوتا ہے کہ بات معین کی جائے۔ ایسے موقع پر اگلے شخص سے پوچھنا چاہیئے کہ اگر مطلوبہ صاحب نہیں تو انہیں ملنے یا بات کرنے کا کیا طریق ہے؟ کیا ان سے بات کروانے کے لئے آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟ نیز یہ ضرور بتانا چاہیئے کہ آپ کون ہیں اور کس غرض کے لئے فون کیا ہے۔ اس طرح یا تو وہ آپ کو مطلوبہ شخص تلاش کر کے اس سے بات کروا دے گا۔ یا آپ کو واپس فون کرنے کیلئے متعلقہ شخص کو معین پیغام دے سکے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس غرض کے لئے آپ اس سے بات کرنا چاہتے ہیں اگلا شخص آپ کی وہ غرض ہی پوری کر دے اور مطلوبہ کام ہو جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اگر دوبارہ بات کریں گے تو پیغام معین دیں کہ فلاں وقت دوبارہ کال کرینگے یا یہ کہ اب آپ فلاں وقت تک فلاں نمبر پر مل سکتے ہیں۔ غیر معین بات وقت کے ضیاع کا موجب ہوتی ہے اور پیسے کا بھی اور بعض اوقات خواہ مخواہ پریشانی کا باعث۔ اس سلسلہ میں ایک بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ کال کے دوران کوئی چیز چیک کرنے یا معلوم کرنے کیلئے کہہ دیتے ہیں "ذرا ایک سیکنڈ انتظار کرنا" اور فون ہولڈ کروا کر کافی وقت کے بعد لائن پر آتے ہیں۔ حالانکہ بات صحیح کرنی چاہیئے۔ اور کہہ دینا چاہیئے" اسے چیک کرنے یا معلوم کرنے کے لئے دو تین منٹ لگ جائیں گے کیا آپ اتنی دیر فون ہولڈ رکھیں گے؟ یا یہ پسند کریں گے کہ میں آپکو دوبارہ فون کر لوں" اب اگلے شخص کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ ایک دو منٹ انتظار کرے یا دوبارہ بات کرنا پسند کرے اور اسے خواہ مخواہ پریشانی بھی نہ ہو گی وقت بھی بچے گا اور اس طرح کال کا خرچہ بھی کم ہو گا۔ نیز فون ہولڈ کروا کر جلدی جلدی مطلوبہ معلومات حاصل کرنے میں اور آگے بتانے میں ہو سکتا ہے آپ سے غلطی ہو جائے جسکی اصلاح کے لئے پھر ایک دفعہ فون کرنا پڑے۔ فون پر بات بھی مختصر کرنی چاہیئے۔ زیادہ دیر بات کر کے لائن ہولڈ رکھ کر ممکن ہے کوئی اور ضروری کال آپ کی آ رہی ہو جو بوجہ لائن مصروف ہونے کے آپ سے مل نہ رہی ہو نتیجۃً کوئی ایسا نقصان ہو جاوے جسکا بعد میں افسوس ہو۔ بعض اوقات کسی غلط فہمی سے یا شرارت کے تحت آپ کے فون پر کال آ رہی ہو تو ایسی صورت میں مناسب ہوتا ہے کہ کوئی جواب دے کر الجھنے یا ناراض ہونے یا جواب سوال کرنے کی بجائے خاموش رہا جاوے اس طرح اگلا شخص مایوس ہو کر یہ طریق چھوڑ دے گا۔ اگر آپ کو کال کرنے پر غلط نمبر ملتا ہو تو آپ انسے درخواست کریں ذرا ہولڈ رکھیں میں صحیح نمبر رنگ کر رہا ہوں۔ آپ کے ہولڈ رکھنے سے دوسری کوشش ہو سکتا ہے کامیاب ہو کر صحیح نمبر مجھے مل جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فون کے صحیح اور احسن استعمال کی توفیق عطا کرے۔

مکرمہ حمیدہ صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب کراچی سے لکھتی ہیں:

دیکھا گیا ہے کہ اکثر چھوٹی بڑی بات کے تنازعات کی تہہ میں ایک بات ضرور ہوتی ہے۔ وہ ہے اپنی غلطی تسلیم نہ کرنا۔ اور غلط نقطہ نظر کے ساتھ جذباتی طور پر وابستہ ہو کر اپنی کہی ہوئی بات کو منوانے پر اصرار کرنا۔

ہر کمزوری سے پاک اور حمد کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لہٰذا کسی باہمی غلط فہمی اور رنجش کے بعد دونوں فریق اپنی اپنی جگہ غور کریں اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی ایک فریق اس کو تسلیم کرے۔ اور دوسرا افسوس اور استغفار کرے کہ ممکن ہے کہ کہیں میری کسی مخفی کمزوری کے نتیجہ میں پہلے سے غلطی سرزد ہوئی ہو۔

صاحب ایمان کو دوسرے کے ایمان کی حفاظت کا حکم ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہوں۔ اور اس کی رضا پر چلنے والے۔

کس نے کیا کہا

لاہور (پ ر) ڈاکٹر الیگزینڈر جان ملک بشپ آف لاہور نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کا فیصلہ افسوسناک ہے۔ یہ قدم کسی صورت میں بھی پاکستان کی یکجہتی و قومی سلامتی کے لئے مثبت نہیں۔ اقلیتیں جو پہلے ہی غیر یقینی اور کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ایسے فیصلے سے وہ اور زیادہ عدم تحفظ و تعصب کا شکار ہو جائیں گی۔ یہ امر بھی افسوسناک ہے کہ جب قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کی تحریک قومی اسمبلی میں پاس نہ ہو سکی تو حکومت نے مذہبی اور دینی جماعتوں کے دباؤ میں آ کر اسمبلی سے باہر ایسا فیصلہ کیا ہے اور اس پر طرہ یہ کہ مسیحیوں کو عیسائیوں کے نام سے درج کیا جائے گا جو کہ مسیحیوں کے مذہبی اور دینی جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے حکومت سے درخواست کی اس فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔

فیصل آباد سے نمائندہ جنگ کے مطابق قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے خلاف مسیحی ہندو پارسی اور تمام دوسرے غیر مسلم متحد ہیں ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک مذہب کے خانہ کے اندراج کے فیصلہ کو واپس نہیں لیا جاتا۔ یہ بات بشپ آف فیصل آباد ڈاکٹر جان جوزف نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہی ہے انہوں نے کہا کہ ۲۰ اکتوبر کو اس سلسلہ میں تمام غیر مسلم ایم این اے اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کا اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس میں وفاقی وزیر مملکت پیٹر جان سہوترا کی صدارت میں ہو گا۔ جس میں آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے چند فیصلے بھٹو مرحوم نے بھی کئے تھے۔ لیکن وہ ان کے بچاؤ کا سہارا نہیں بن سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں عجیب بات یہ ہے کہ جو جماعتیں پاکستان کی تخلیق کی مخالف تھیں۔ آج اس کے مالک بننے کی خواب دیکھ رہی ہیں۔ فیڈرل ایڈوائزر کونسل کے ممبر ڈاکٹر آر سین گل نے کہا کہ مذہب کے خانہ کے اندراج کا فیصلہ اقلیتوں کو اعتماد میں لئے بغیر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر خالد عاصی نے کہا کہ حکومت کا یہ فیصلہ عالمی سطح پر منشور کے خلاف ہے حکومت نے مذہب کے خانہ کے اندراج کا فیصلہ کر کے پاکستانی قانون کی خلاف ورزی کی ہے جسے مناسب وقت پر عدالت میں چیلنج کیا جائے گا۔

(جنگ ۱۹ر اکتوبر ۹۲ء)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کے تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے فیصلہ کے بارے میں اسے ایک آزادانہ اور غیر جانبدار عدالت میں کھلی اور منصفانہ سماعت کا موقع ملے۔

(ماہنامہ جہد حق اکتوبر ۱۹۹۲ء)

واقفینِ نو کی تربیت بہت احتیاط سے کریں

حضور نے فرمایا:-

"واقفین بچوں کو وفا سکھائیں، وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے، وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا وہ جب الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔ اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا یہ بہت بڑا فیصلہ ہے اس فیصلے کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا بھی احتمال ہے۔ اس لئے بہت احتیاط سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کے سبق دیں اور بار بار دیں"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صا سے آگے

ہے جس کا فی کس چندہ تحریک جدید ۹ ، ۲۸ پونڈ ہے۔ جرمنی کی جماعت کی مالی حالت کے پیش نظر یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ جرمنی کے احمدیوں کی بہت معمولی آمدن ہے اور میں یہ اعداد و شمار دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ کس طرح ان کو اتنی مالی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ تمام دنیا میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے جو خطبات کے ٹیلی کاسٹ کرنے کا پروگرام جاری ہوا ہے اس میں بھی جرمنی کی جماعت نے بڑی مالی قربانی پیش کی ہے۔

تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد کے اعتبار سے پاکستان دنیا بھر میں سب سے اوّل ہے جہاں تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لینے والے احمدیوں کی تعداد اس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ پچھلے چند سال سے میں اس امر کی تلقین کر رہا تھا کہ چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھنی چاہیئے۔

تعداد کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ایک اور نمایاں نام ہندوستان کا ہے جہاں تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد ۱۲ ہزار ۹ سو ۹۴ ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ تعداد درست ہے۔ اور اگر درست ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اس کے بعد انڈونیشیا کا نمبر ہے جہاں یہ تعداد ۹ ہزار ہے پھر جرمنی ہے جن کی تعداد چھ ہزار آٹھ سو چھ ہے۔ جرمنی کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت بڑی تعداد ہے۔ اس کے بعد برطانیہ کا نمبر ہے۔ یہاں یہ تعداد تین ہزار پانچ سو تین ہے اور پھر کینیڈا ہے جہاں کی تعداد دو ہزار پانچ سو ہے۔ پھر باقی ممالک درجہ بدرجہ ہیں جو تعداد میں اس سے کم ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی پہلو سے کوئی جماعت آگے ہے اور کسی اور پہلو سے کوئی اور جماعت نمایاں ہو جاتی ہے۔ دراصل تو یہ دلوں کا اخلاص ہے جو بڑھ رہا ہو تو یہ اعداد و شمار قربانی کے ظاہری پیمانے بن جاتے ہیں۔ مجھے روپے یا اس کے اعداد و شمار سے کوئی دلچسپی نہیں۔ جس جماعت نے جو بھی مالی قربانی کی ہے وہ محض اللہ کی ہے۔ ورنہ دنیا میں مال کی اتنی محبت پائی جاتی ہے کہ انکم ٹیکس کے محکمے دنیا کے ہر ملک میں قائم ہیں۔ اور ہر ملک کی سر توڑ کوشش کے باوجود انکم ٹیکس چوری کرنے والے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ جو بھی خدا کی راہ میں قربانی کرتا ہے وہ اپنے دل کے جذبے سے کرتا ہے۔ اس غلط فہمی میں اعداد و شمار کو زیادہ وزن نہ دیں خدا کی محبت میں تو ایک پیسہ کی بھی بہت قدر ہے قربانی کی تاریخ میں یہ بات محفوظ ہے کہ خدا کی راہ میں دیا جانے والا ایک ایک پیسہ ایسا ہے کہ جو بہت بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے۔ اس ظاہری روپے کے پیچھے جو تقویٰ ہے اس پر نظر کریں اگر وہ ترقی کرتا ہے تو چندوں کے معاملے میں جماعت بے فکر رہے خدا تعالیٰ ہماری ضروریات خود پوری کرتا ہے اصل مقابلہ روپے کا نہیں اصل مقابلہ تو اخلاص کا تقویٰ کا اور خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا ہے۔

کینیڈا کے شہر مسی ساگا میں مجوزہ بیت الذکر کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسی ساگا ٹورانٹو کا ہی حصہ ہے۔ ٹورانٹو دراصل کئی شہروں پر مشتمل ہے۔ حال ہی میں جس بیت الذکر کا افتتاح کیا گیا ہے وہ ڈران کے علاقے میں واقع ہے یہاں پر پہلی بیت الذکر بنائی گئی ہے۔ اس موقع پر مسی ساگا کی خاتون میئر نے بڑی خوشی سے یاد دلایا کہ آپ نے اگلی بیت الذکر مسی ساگا میں تعمیر کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ بات رسمی طور پر نہیں کہہ رہی بلکہ دل کی گہرائی سے بات کہہ رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت جذبے گرم ہیں لہٰذا اس جگہ فوری توجہ دیں میں اس کے لئے ہر قسم کے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں آپ اپنے آدمی بھیجیں اور بلا تاخیر کام شروع کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جہاں تک روپے کا تعلق ہے۔ جماعت کینیڈا نے پہلی بیت الذکر کے لئے اتنی واضح قربانی کی ہے کہ نئی بیت الذکر کے لئے بھی مزید قربانیاں پیش کرنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

کینیڈا کی بیت الذکر کی افتتاحی تقریب

کینیڈا کی بیت الذکر کی افتتاحی تقریب کے جو نظارے ٹی وی پر براہ راست دکھائے گئے ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ دنیا بھر سے اس کے نہایت خوشکن تاثرات موصول ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ناصر آباد (سندھ) سے آمدہ ایک خط کا ذکر فرمایا اور فرمایا اس گاؤں میں ہم دورے پر جایا کرتے تھے۔ اور وہاں مجلسیں لگایا کرتے تھے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ ہم سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ناصر آباد کے گاؤں میں بھی آپ کی آواز اور تصویر اتنی واضح اور صاف آ سکتی ہے۔ ناصر آباد کا سارا گاؤں حضور کو دیکھنے کے لئے امڈ آیا تھا۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک غیر از جماعت دوست کے خط کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے کینیڈا کی بیت الذکر کی افتتاحی تقریب دیکھنے کے بعد لکھا کہ میں اس تقریب سے اتنا متاثر ہوں کہ اس کا صحیح نقشہ بھی نہیں کھینچ سکتا۔ میں گھر آ گیا ہوں مگر اس تقریب کا مزا ابھی تک جاری ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز طور پر کامیاب تقریب تھی جس کے نظارے یادگار تھے۔ یہ دوست ایک یونیورسٹی میں مذہب اور بین الاقوامی مذاہب کے مطالعے کے ماہر ہیں۔

تحریک جدید کی مالی قربانی کے ذکر کی طرف لوٹتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ سب احمدی اس قربانی میں حصہ لے رہے ہیں اور اپنی توفیق کے مطابق حصہ لے رہے ہیں۔ دل کی بھی توفیق کے مطابق اور مال کی بھی توفیق کے مطابق۔ اگر آپ دل کی توفیق کے مطابق حصہ لیں گے تو اموال کی توفیق اللہ تعالیٰ خود بڑھا دے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف میں نہیں ڈالتا" اس کا عام مطلب تو یہی لیا جاتا ہے کہ جہاں انسان کی وسعت ختم ہو جاتی ہے وہاں مالی قربانی کی وسعت بھی ختم ہو جانی چاہیئے۔ لیکن میں اس کا اور مطلب کرتا ہوں۔ میرا مفہوم یہ ہے کہ جب آپ اللہ کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور اپنی وسعت کی حد تک پہنچ کر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی وسعت کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اس کے بعد جب آپ اس بڑھی ہوئی وسعت کے مطابق مالی قربانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی وسعت کو اور آگے بڑھا دیتا ہے اور آپ کی قربانی کی وسعت میں اضافے کے ساتھ ساتھ آپ کی مالی استعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اور یہ استعداد آپ کی مالی قربانی سے آگے آگے بھاگتی چلی جاتی ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کی قربانی آپکی وسعت سے بڑھ جائے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غالب کا یہ مصرع پڑھا۔

ع میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری وسعتوں کی توفیق بڑھاتا چلا جائے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض احمدی اپنے تجربات سے مجھے مطلع کرتے رہتے ہیں اور یہ صرف میرا ہی نہیں دنیا کے تمام مخلصین کا تجربہ ہے۔ بسا اوقات مخلصین مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے اندر فلاں مالی قربانی کی توفیق نہیں ہے۔ دل ڈرتا تھا کہ اگر وعدہ کر لیا تو ادا کہاں سے کریں گے۔ لیکن ایک بار جب دل کڑا کر کے چھلانگ لگا دی جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر وعدہ پورا کرنے کے سامان کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض ایسے واقعات سامنے آتے ہیں کہ ایک احمدی نے تنگی کے باوجود ایسا وعدہ کر لیا جو اسکی توفیق سے بڑا تھا۔ وہ سمجھتا رہا کہ شاید میں اسے پورا نہ کر سکوں۔ لیکن چونکہ وعدہ اخلاص سے کیا تھا۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصے میں اسے بعینہٖ اتنی رقم مل گئی جتنی اسے وعدہ پورا کرنے کیلئے چاہیئے تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کی رحمت نے صرف اتنی ہی رقم دینی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہے اتنی ہی رقم کی مقدار سے بندے کو پتہ چل جائے کہ یہ رقم اس وعدے کے ایفاء کے لئے اللہ نے عطا فرمائی ہے۔ کینیڈا کے ایک دوست کے وعدے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے اسی طرح ایک بڑی رقم کا وعدہ کر دیا تھا۔ انہیں امید نہیں تھی کہ وہ اسے ادا کر سکیں گے۔ چند دنوں کے بعد ان کو اتنی ہی رقم موصول ہو گئی۔ اور حکومت نے لکھا کہ یہ رقم آپ کو واپس ارسال ہے ہم غلطی سے آپ کے ٹیکسوں کے طور پر رقم کاٹتے رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زندہ

باقی صفحہ ۸ پر

"GLUCOBOY"
"خون میں شوگر ٹیسٹ کرنا
اتنا آسان جیسے ایک دو تین"
ڈاکٹرز اور مریضوں کے استعمال کیلئے جدید جاپانی ایجاد
تفصیلات اور فری چیکنگ کیلئے رابطہ:۔ راشد ربانی
بروز جمعہ:۔ 48/22 دارالرحمت شرقی الف بالمقابل
مکان الکیسٹ ربوہ
اتوار تا بدھ لاہور:۔ انٹرنیشنل میڈیکل سپلائز
فون نمبرز۔ 485256-489376-487472
855217-832127

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۱ اکتوبر۔ سردی میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا ہے۔ موسم خشک ہے۔

بلوچستان سے ۱۲ روز قبل اغوا کئے جانے والے ۶ چینی انجینئروں کو غیر مشروط طور پر رہا کرا لیا گیا۔ لیویز کے ایک اہلکار کو بھی بازیاب کرا لیا گیا۔ چینی انجینئروں کو کوئٹہ سے بیس میل دور گلستان پہنچایا گیا۔ مرکزی اور صوبائی حکام بھی صوبائی دارالحکومت سے گلستان چلے گئے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ جلسے جلوس حکومت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ہٹانے کے لئے اپوزیشن ناشائستہ حرکتیں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب زدگان کے معاملے پر سیاست کرنے کو گناہ سمجھتا ہوں۔ حق دار کو اس کا حق دلا کر رہیں گے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ لوگوں کے مصائب دور کرانے کے لئے تن من دھن قربان کر دوں گا۔ سرگودھا کے ایک گاؤں میں وزیر اعظم نے مکان کی تعمیر میں عورت کا ہاتھ بٹایا اور بیماروں کا سرکاری طور پر علاج کرانے کی ہدایت کی۔ علاقے کے عوام کی شکایت پر پٹواری کو معطل کر دیا۔

چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ اقتدار کی تکون میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے سندھ کے بارے میں کہا کہ حکومت جیسے کہتی ہے ہم وہی کرتے ہیں ضرورت کے وقت ہم سندھ میں فوج میں کمی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ فی الحال بھارت کا دورہ نہیں کریں گے۔

طلباء و طالبات کیلئے
نادر موقع
ربوہ میں ۸۷-۱۹۸۶ء کے بعد پھر شماریات (STATISTICS) کی مناسب ٹیوشن اور بہتر گائیڈنس کا مرکز۔ اب ایف۔ اے کے طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ بی۔ اے/ بی ایس سی کے طلباء و طالبات کیلئے بھی سہولت ہے طلباء و طالبات کے اوقات علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ رابطہ و معلومات کیلئے
پتہ: نور احمد بشیر ایم۔ ایس سی (STAT)
۱۳/۱۲ البشیر نزد چوک یادگار دار الصدر جنوبی ربوہ

سندھ میں بڑی مچھلیوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے گئے ہیں اور اکثر کے رشتہ داروں کو پکڑ لیا گیا ہے

پیپلز پارٹی کے سینیٹر مسٹر طارق چوہدری نے کہا ہے کہ ملک میں بلٹ ٹرین چلانے کے لئے جتنا قرضہ لیا جا رہا ہے وہ گزشتہ ۴۵ سال کے قرضے سے بھی زیادہ ہے۔ ہم اپنی آئندہ نسلیں گروی رکھ کر بھی یہ قرض ادا نہیں کر سکیں گے۔

وزیر اعظم نے لاہور شہر میں گندگی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اتنے سرکاری ملازم کس کام کے لئے ہیں انہیں جوتے مار کر باہر نکال دیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر کھنڈر بن رہا ہے۔ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ تجاوزات کے باعث جنازہ بھی نہیں لے جایا جا سکتا۔

مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اگر ہماری تحریک کے جواب میں مارشل لاء آ جائے تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ میری وزارت عظمیٰ کے دوران میری ناک کے نیچے کیا کچھ ہوتا رہا ہے اسے ظاہر کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ میں اپنا یہ گناہ مانتا ہوں کہ میں اس حکومت کو اقتدار میں لایا اللہ مجھے معاف کرے لوگ بھی معاف کر دیں۔ میں فرشتہ نہیں انسان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عدم اعتماد کی تحریک کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ سارے حالات صدر کے سامنے ہیں انہیں آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے اسمبلی توڑ دینی چاہیئے۔

پی ڈی اے نے اعلان اسلام آباد جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر اسمبلیاں توڑ دیں۔ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ موجودہ حکومت کو برطرف کر کے غیر جانبدارانہ الیکشن کمیشن تشکیل دیا جائے اور عبوری غیر جانبدار حکومت کی زیر نگرانی انتخابات کے لئے صدر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔

صدر اسحاق اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان پہلا رابطہ بے نتیجہ رہا ہے۔ تاہم مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں۔ دونوں کے رویوں میں لچک کے آثار نمایاں ہیں۔ آصف زرداری کی جیل سے ہسپتال میں منتقلی اس رویے میں تبدیلی کا ثبوت ہے۔

بقیہ صٗ سے آگے

خدا پر یقین رکھتے ہیں وہ غیب سے شہود میں آتا اور غیب کو حاضر میں بدلتا چلا جاتا ہے۔ اسلئے اپنے تقویٰ کی حفاظت کرو۔ یہی ہماری ساری دولت ہے۔ یہ ساری دولت دل کی سچائی اور تقویٰ میں پوشیدہ ہے۔ اگر آپ ان نیکیوں کی حفاظت کریں گے تو ہر قدم پر ترقی ہو گی اور آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ کا مقام کہکشاں کی طرح بلند اور روشن ہو گا اور دنیا سر اٹھا کر آپ کو دیکھے گی کہ یہ وہ جماعت ہے جو کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ اس کے لئے تقویٰ اختیار کریں۔ مٹی میں مل جائیں تا کہ خدا مل جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ

ع میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا۔

جس نے حضرت بانی سلسلہ کو خاک سے ثریا بنا دیا وہ آج بھی زندہ ہے اور آج بھی خاک کو ثریا بنا رہا ہے۔ خدا کرے ہمیں ایسی اداؤں کی توفیق ملے جن پر خدا کے پیار کی نظریں پڑیں یہی ہماری زندگی کا مدعا ہے اور یہی ہماری دولت ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج میں پھر ایک سفر پر جا رہا ہوں اسلئے نمازیں جمع ہوں گی۔ بعض دفعہ امام کی ضروریات کے ساتھ مقتدیوں کی ضروریات بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ اور چونکہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ آپ بھی اس ثواب میں شریک ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے شروع ہوا اور ساڑھے سات بجے ختم ہوا۔ لندن میں یہ وقت دن کے ڈیڑھ بجے سے ڈھائی بجے تک تھا۔

پتہ

ایک وقت میں تین کام
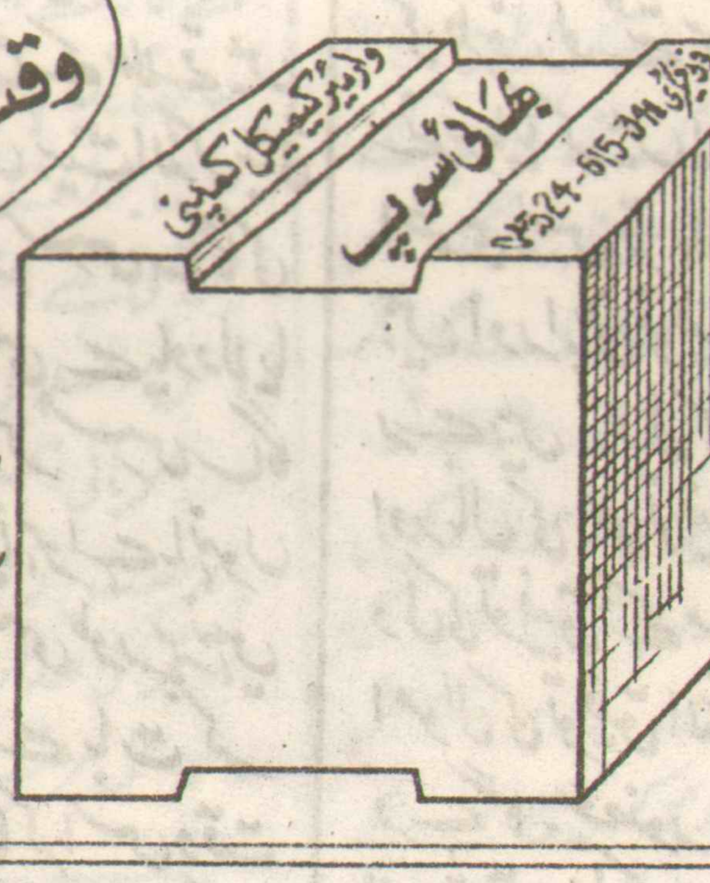

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴